REGISTERED.

No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۰) مطبوعہ ۱۸ مئی سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

جنرل رنڈل و جنرل برابنٹ و نبرگ سے لیڈی برینڈ تک کل علاقہ کو مطیع کئے ہوئے ہیں + ۱۰ مئی تک جنگ ٹرنسوال میں برٹش نقصان ۲۸۸۷۶ بتلایا گیا جن میں سے ۱۶۱۹ افسران ہیں + آٹھ ہزار برٹش فوج میفکنگ کو خلاص کرنے کے لئے وہاں سے ۸۰ میل کے فاصلہ تک آپہنچی ہے + برٹش فوج چودہ چشمہ سے حدود ٹرنسوال میں داخل ہو گئی + لیڈی سمتھ میں جنرل بلر کی فوجوں میں کمال گرمجوشی پر منصوبے پوشیدہ ہیں۔ لارڈ رابرٹس کا راستہ آگے مشکل ہے + مسٹر چمبرلین نے پارلیمنٹ میں صاف کہدیا پریوی کونسل کی برتری کے بغیر ہم آسٹریلیا کی پارلیمنٹ منظور نہ کریں گے + آشانٹی کے قلعہ کوماسی پر کئی ہزار دیسیوں نے ۴ گھنٹہ حملہ کیا۔ ہوسہ کے سپاہی چھاونی خالی کر کے قلعہ میں جا رہے اور اس کے بعد حملہ آوروں کو شکست دی۔ برٹش کے ۲۲ دیسی سپاہی قتل ہوئے ایک دستہ فوج لوگوس سے آیا رستہ میں دیسی فوج سے سخت مقابلہ اٹھایا۔ یہہ دستہ فوج ۸۰۰۰ دشمن کے گھیرے میں آگیا اور اس حلقہ کو کاٹکر قلعہ میں پہنچا + فی الحال قلعہ کوماسی میں کل ۳۷۰ سپاہی ہیں جن میں ۱۸ یورپین بھی شامل ہیں۔ کہتے ہیں کہ فری سٹیٹ و ٹرنسوال والوں میں پھوٹ پڑ گئی خوف ہے کہ فری سٹیٹ کو نیچا دیکھنا پڑے +

امریکن جہاز سے متعلق ایک نہایت تیز توپ ایجاد کی گئی۔ ساخت میں نہایت سادہ۔ ایک منٹ میں ۵۰ فیر کر دکھلائے + آیرلینڈ میں حضور ملکہ معظمہ نے ڈبلن کے وایسریگل لاج میں ۴۲ ایڈریس خیر مقدم حاصل کئے تھے + پیرس کے میونسپل انتخاب میں فرقہ نیشنلسٹ غالب رہے + جنگ جنوبی افریقہ میں ۵۰۰۰ گھوڑے ماہانہ ضایع ہوئے + حضور قیصرہ ہند نے عام ملکی خدمت متعلق امن و آسایش عامہ کے لئے جدید خطاب تاقذ فرمایا یہہ خطاب قیصر ہند ہے درجہ اول کا تمغہ طلائی ہوگا وزیر ہند کی وساطت سے عطا کیا جاویگا + یہہ خطاب بلا تمیز قوم پیشہ منصب یا بلا تمیز مرد و عورت کے ہر ایک کو مل سکیگا ضروری صفات سے موصوف ہو + یہہ تمغہ بائیں طرف سینہ پر ہوگا اس کا آغاز سالگرہ سے ہوگا۔ مدراس کے ضلع وزگاپٹم میں پہاڑی آدمیوں کی طرف سے فساد کی خبر آئی پولیس مجروح۔ ۳ بلوائی کام آئے + راجہ صاحب جہالاوار کشمیر کی سیر کو تشریف لے جاتے ہیں + کلکتہ میں جندہ قحط کی تعداد ۴۷ لاکھ پہنچی باہر سے آنے کی امیدیں بہت پائی جاتی ہیں + کلکتہ کے فارسی اخبار حبل المتین پر بمبئی میں نالش لائبل ہوئی۔ مستغیث مسٹر کاورجی وایس کنسل ایران ہیں + ارہ سٹیشن پر ایک لڑکی کے گم ہونے پر بڑی تشویش ہے ریلوے پولیس کے ہیڈ کنسٹبل پر مقدمہ چلایا جائیگا + کرنل و نسینٹ صاحب رخصت سے واپس تشریف لائے۔ رزیڈنٹ بیکانیر مقرر کئے گئے ہیں + ہندی فوج رسالہ کا سالانہ جلسہ ڈنر ۲۰ ماہ حال کو یونایٹڈ سروس کلب شملہ میں قرار پایا +

لفٹنٹ کرنل بیمہ صاحب بہادر کمشنر حفظان صحت پنجاب اس عہدہ پر مستقل کر دئے گئے ہیں + کپتان فریزر صاحب بجائے میجر ونشگٹن کے قایم مقام ملٹری سکرٹری رزیڈنٹ حیدرآباد مقرر کئے گئے + قحط ہند کی مدد کے چندہ میں گورنمنٹ نیوزیلینڈ نے ۵۷ ہزار روپیہ ارسال کیا ہے + آیرش مشنریوں کی تحویل میں ۱۲ ہزار قحط زدہ بچے ہیں آیرلینڈ سے ان کو ۴۸ ہزار روپیہ کی امداد ملی ہے + امریکن صوبہ کنساس نے دس لاکھ بشل غلہ دیا ہے اس کی قیمت بھیجی جاویگی اور یہہ بارش کے موقعہ پر تخمریزی کے لئے دیا جاویگا + بمبئی کے سردار آغا خاں نے ایک عالی شان شمشیر کا تحفہ حضور پرنس آف ویلز کو بھیجا ہے + پرنس بلدیو سنگھ صاحب والی ریاست پونچھ نے چندہ جنگ میں ۵ ہزار روپیہ دیا ہے + فرقہ گوشی کے دونوں سرکش مسمیان سبلگائی و جان خوست میں پناہ گیر ہیں۔ کابل میں طلب کئے گئے ہیں۔ محسود لٹیروں نے ان کے پیرواں پر حملہ کر کے ۴ آدمی قتل کر ڈالے اور ۴ زخمی چھین لیں + برہماپور سے گونڈپور تک سڑک بنانے کے لئے مدراس گورنمنٹ نے ۱۸۴۵۰۰ روپیہ منظور کیا + میسور کے علاقہ کولار کے انگریزوں نے ایک والنٹیر فوج قایم کرنی چاہی سرکار سے منظوری مانگی گئی ہے + وزیر ہند نے فرمایا کہ یکم مئی کو ہندوستان میں طلائی سکہ چلایا گیا + ممالک وسطی کے ضلع رائے پور میں ہیضہ کا زور برابر ترقی پر ہے باوجودیکہ کوشش انسداد پوری پوری کی جاتی ہے +

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری۔ صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر

پادری این پرسداس صاحب، پنڈت رلیارام صاحب، انور منشی عالم ۔ اسسٹنٹ ایڈیٹرز

پادری ایچ گولکنتھ صاحب، پادری غلام مسیح صاحب | ایڈیٹوریل

پادری طالب الدین صاحب بی اے، پادری پی سی اوپل صاحب

پادری جی ایل ٹھاکرداس صاحب، پادری چیل سنگھ صاحب

پادری پی بی رائیصاحب، پادری کیدارناتھ صاحب | کارسپانڈنٹس

مبارکبادی فتح ۔ ویٹ ندی کے عبور کرنے کی کیفیت یہہ ہے کہ جنرل ہٹن جس گھاٹ پر بغرض عبور کرنے کے پہنچے وہاں دشمن مضبوطی سے جما ہوا تھا اس کے ساتھ دو توپیں تھیں اور میکسم توپ سے برٹش کی پیش قدمی کو روکنا چاہتے تھے۔ برٹش توپوں نے کمال بہادری سے دریا کا پاٹ دشمن سے صاف کر دیا۔ آخر کار تمام برٹش فوج دریا کے پار ہو گئی اور دشمن کی ایک توپ میکسم چھین لی صبح ہوتے ہی دشمن بالکل فرار ہو گیا۔ ان کو ضرور معلوم ہو گیا ہو گا کہ جنرل ہاملٹن ونبرگ پر قابض ہو گئے۔ جنرل ہٹن کی فوج کے دو سکواڈرن نے سماالڈیل کے متصل ریلوے توڑ ڈالی۔ چودہ چشموں کے مقام سے بھی بوئر بھاگ گئے۔ اب بوئر ہر جگہہ سے بھاگتے نظر آتے ہیں۔ زانڈ ندی سے بھی بھاگ نکلے۔ ان خوش خبریوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب برٹش فتوحات کا سلسلہ شروع ہو گیا اور اب بہت جلد دشمن ہتھیار ڈالدیگا۔ محصورین میفکنگ بخیریت ہیں اور وقت معہودہ تک وہ برابر قایم رہیں گے اور نیچا نہیں دیکھیں گے۔ میفکنگ کو خلاص کرنے کے لئے تین طرف سے فوجیں بھیجی گئی ہیں۔ بیرہ کے راستہ سے میفکنگ پہنچنا آسان نہیں۔ ۲۰۰ میل ریلوے کے علاوہ ۵۰ میل پیدل کوچ سے طے کرنا ہے۔ برٹش فوج کے کچھ سپاہی تیار ہیں کہ بعد جنگ کے جاگیریں حاصل کر کے اسی جگہہ آباد ہو جائیں یہاں ان لوگوں کو بہت کچھ رعائتیں دی جائینگی۔ لارڈ سالسبری صاحب نے پرمروز لیگ کے سالانہ جلسہ پر نہایت پُر اثر تقریر کی۔ غیر سلطنتوں کو آفرین کی کہ جنگ ٹرنسوال میں دخل نہ دیا باوجود اس کے یہہ بھی فرمایا کہ آخر اپنی ہی طاقت پر بھروسہ کرنا ہو گا۔ عظیم طاقتیں روز افزوں ترقی کر رہی ہیں۔ ہم کو بھی بری طاقت کے بڑھانے کی ضرورت ہے صرف بحری طاقت سے کام نہیں چلیگا۔ انگریز قوم کنسکرپشن کو پسند نہیں کرتی۔ فرمایا کہ سب سے بڑھکر تدبیر یہہ ہے کہ رائفل کلب ہر جگہہ جاری کئے جائیں۔ حفاظتِ ملک کی ذمہ واری اہل ملک پر ہے واجب ہے کہ مسلح قوم بن جائیں۔ کارلیا نگیگ کی جنگ میں کلکتہ کی فوج لمسڈن ہارس نے نہایت قابل تعریف دلیری اور بہادری ظاہر کی۔ کسی نے بغیر مجروح ہونے کے اطاعت نہ کی۔ ان دنوں حملہ کا تمام زور کرونسٹاڈ پر ڈالا گیا ہے اور شکر خدا تعالےٰ کا کہ قابض ہو گئے۔ جنگ ٹرنسوال میں برٹش کی طرف سے ۳۳ جنرل مصروف ہیں اور چار ڈیوک ہیں۔ جنرل بلر نے بھی امن کے بارہ میں ایک اعلان نافذ کیا کہ اگر اہل نٹال اطاعت قبول کر لیں گے تو ان کی نسبت نرم سلوک کے بجانے کی سفارش کیجائیگی۔ بوئروں کا زور اور طرح بھی ٹوٹنے لگا۔ اجنبی لوگ جو ممالک غیر سے آئے تھے اب معہ سامان کے واپس جا رہے ہیں۔ لارڈ رابرٹس نے اور فوج پیادہ طلب کی ہے اسی مہینے میں ساڑھے چھ ہزار سپاہی اور اڑھائی ہزار گھوڑے روانہ ہونیوالے ہیں وار آفس نے اعلان کیا کہ جنگ کے ختم کرنے میں خواہ کتنی ہی جلدی کیجائے تو بھی ستمبر سے پہلے خاتمہ ہر طرح ناممکن ہے۔ ایلنڈ سلاگٹی میں ۹ اپریل کو طرفین کی تیرولیں لڑ پڑیں۔ مسٹر چیمبرلین نے برمنگھم میں تقریر کی کہ بعد جنگ دونو جمہورین ملحق کیجادینگی * برٹش علم کے نیچے سب برابر ہونگی پہلے کچھ عرصہ جنگی حکومت قایم کیجائیگی اور جب بخوبی درست ہو جائینگی تو حسب قابلیت حکومت خود اختیاری دیجائیگی ؞

تار برقیان

۱۲ مئی کو لندن سے خبر آئی کہ لارڈ رابرٹس صاحب کرونسٹاڈ پر قابض ہو گئے کوئی مقابلہ پیش نہ آیا۔ اب گویا فری سٹیٹ تمام کمال سر ہوا۔ بلومفونٹین کے بعد یہہ دوسرا پایہ تخت مقام پریٹوریا کی باری ؞ ۱۲۰ کو لندن سے خبر آئی اسی روز ۸ بجے دن کو لارڈ رابرٹس نے کرونسٹاڈ سے بھیجی خاطر خواہ ہر طرح ہے لکھا ہے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کرونسٹاڈ میں داخل ہوئے مقابلہ ندارد بوئر گویا کہ پہلے سے تیار بیٹھے تھے کہ کرونسٹاڈ پر قابض ہوتے ہی برٹش علم یونین جیک نصب کیا گیا اور چیرز کے شور سے آسمان گونجا ؞ پریسیڈنٹ سٹین کل شام تک یہیں تھا وہ برگروں کو بہت اکساتا تھا کہ مقابلہ کریں لیکن بے فایدہ ؞ جب دیکھا کہ برگر نہیں مانتے تو لاچار پریسیڈنٹ سٹین کل شام کو یہاں سے بھاگ گیا ٹرنسوال کو گیا ہو گا ؞ ٹرنسوالیوں نے کہا کہ ہم فری سٹیٹ میں جنگ نہیں کرینگے یہہ کہکر وآل ندی کو چلتے بنے تھے ؞ فری سٹیٹ والے خود ہار چکے تھے اور برٹش طاقت کے ہاتھ دیکھ چکے تھے یہ لڑائی کا خاتمہ ہو گیا ہے ؞ فری سٹیٹ والے ٹرنسوالروں پر الزام لگاتے ہیں کہ عین وقت پر دھوکہ دیا اور چھوڑ کر چلے گئے ؞ یہہ بھی خبر ہے کہ بہت فری سٹیٹی بیزار ہو کر گھروں کو چلدئے برٹش عروج کا ستارہ طلوع ہو گیا ہے ؞ جب سے برٹش فوج ویٹ ندی عبور کر گئی ہے فری سٹیٹ کے لوگ کثیر تعداد میں اطاعت کر رہے ہیں۔ لارڈ رابرٹس پیادہ فوج مانگ رہے ہیں بحساب اوسط ہر مہینے میں آٹھ دخانی جہاز گھوڑے اور سپاہ لیکر لندن سے جنوبی افریقہ کو بھیجے جاتے ہیں ؞ برٹش وار آفس نے اعلان کیا کہ جنگ کے ختم کرنے میں چاہے کتنی ہی جلدی کی جائے ستمبر سے پہلے ختم ہونا ناممکن ہے ؞ امن پروری اور انتظام گستری میں کامیابی کی امید میں ٹرنسوال میں فری سٹیٹ سے زیادہ مشکل ہیں۔ ایلنڈ سلاگٹی میں ۹ مئی کو تیرولوں کی مٹ بھیڑ ہوئی جنرل ٹکر حرکت کرنے والے ہیں ؞ سماالڈیل کے کھیتوں کی خانہ تلاشی کی گئی اور ہر جگہہ چھوٹا چھوٹا سلقا نہ پایا۔ تمام ہتھیار ضبط کئے گئے ؞ سماالڈیل کے متصل دشمن نے ریلوے پر بارود بچھا رکھی تھی جنرل ہٹن نے ۱۲ قیدی گرفتار کئے ؞ میفکنگ کے محصورین گھوڑوں کا گوشت کھاکر گذارہ کرتے ہیں ؞ برٹش نے ونجلیکن نام مقام بھی فتح کیا مقابلہ نہ ہوا دشمن معہ توپوں کے بھاگ گیا۔ برٹش فوج تین طرف سے تعاقب کر رہی ہے ؞ بوئروں نے اپنا صدر مقام قصبہ بجو سے لیڈی برانڈ کو بدل دیا تھا وہاں سے بھی ہٹ کر کلوکولان کو چلے گئے ہیں ؞



بقیہ

اثباتِ ناطق

بابِ دوازدھم

مسیح ہمارا اُستاد

اے ربی ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے اُستاد ہو کے آیا ہے۔ یوحنا ۳ باب ۲ آیت۔

یوحنا کی انجیل میں مسیح خدا کا کلام کہلایا ہے۔ کلام کس کو کہتے ہیں۔ کلام خیالات اور تصورات کے اظہار کا ایک وسیلہ ہے۔ خدا روح ہے اس لئے ہم اس کو پہچان نہیں سکتے۔ خدا مسیح میں ہو کے مجسم ہوا یوں اس کے خیالات وغیرہ اب ظاہر ہوئے جو کلمہ خدا تھا۔ تو ضرور ہے کہ مسیح کی تعلیم اور سب اُستادوں کی تعلیم سے عمدہ اور مؤثر ہو۔

یہاں پر الہی قدرت کا ایک بڑا اظہار ہے۔ وہی خداوند جس نے دنیا کے شروع میں کہا تھا کہ اُجالا ہو اور اُجالا ہو گیا اب وہی اس کوڑھی کو مخاطب کر فرماتا ہے کہ میں چاہتا ہوں پاک وصاف ہو جاؤ۔ ذرا اس چھونے پر غور کرو کہ اس میں محبت اور رحم عجیب طور سے بستے ہیں۔ قوم یہود کے نزدیک کوڑھی بالکل ہی نجس اور ناپاک مثل گنہگار کے سمجھا جاتا تھا۔ اس کو حکم نہ تھا کہ شہر کے اندر آوے کیونکہ شرعاً جو کوئی کوڑھی کو چھوئے وہ بھی نجس تصور ہوتا تھا۔ کافی تھا اگر مسیح صرف لفظاً کہتا کہ تو صاف ہو جا۔ لیکن اس کو منظور تھا کہ اس کوڑھی پر الہی محبت کو ظاہر کرے لہذا اُسنے اُسے چھوا۔

خدا انسان The god Man راہ جو خدا کے پاس پہنچاتی ہے۔

ثالث خدا اور انسان کے درمیان۔ وہ ہم کو انسان کی مانند نہیں بلکہ اختیار والوں کے طور پر تعلیم دیتا تھا کیونکہ تمام انبیا جب تعلیم دیتے تو یوں کہا کرتے تھے کہ خدا یوں فرماتا ہے لیکن مسیح کے طرزِ تعلیم کو دیکھو جب وہ کچھ کہا چاہتا تھا تو یوں کہتا تھا کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں حق ہوں اور دوسرے مقام پر کہا ہے کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے اگرچہ مر جائے تو بھی جئے گا۔ فی الحقیقت مسیح میں عجیب طور سے دلبری اور حلم کا اتحاد پایا جاتا ہے۔

دویم۔ تعلیم کی فضیلت۔ اس زمانے کے تمام معلم چھوٹی چھوٹی باتیں ساری فروعاتوں پر زور دیا کرنے اور سخت مباحثہ کرنے سے مثلاً برتنوں کی طہارت اور مقرری دنوں کے لئے مقرری غذا اور بہت سی ایسی فضول رسمیات وغیرہ لیکن مسیح نے اس کی نسبت کچھ تعلیم نہ دی کیونکہ اس کی ساری تعلیم ہمیشہ اصول کی نسبت رہی اور ایسی عقلمندی سے کہ اس سے پیشتر دنیا نے کبھی نہیں دیکھا اسکی تعلیم ہمیشہ روحانی تعلیم تھی۔ مثلاً اس نے کہا کہ جو چیزیں باہر سے بھیتر کو جاتی ہیں وہ نہیں بلکہ جو چیزیں بھیتر سے باہر کو جاتی ہیں آدمی کو نجس کرتی ہیں کیسے تعلیمیہ الفاظ یہ ہیں سچے دل کی نیت پر فتوی قرار دیتا ہے۔

سویم۔ مسیح کی تعلیم ہر زمانے اور ہر قوم کے لئے موزوں ہے۔ مثلاً وقتاً فوقتاً ضرورتیں کسی نہ کسی قدر تبدیلیئیں ضرور پیدا کر دیتی ہیں لیکن اصول کبھی تبدیل نہیں ہوتا یونہیں مسیحی تعلیم ویسی ہی خالص اصولی تعلیم ہے۔

چہارم۔ زندگی۔ مسیح کی تعلیم میں زندگی کے حصول کی قدرت پائی جاتی ہے کیونکہ وہ دلوں کو تبدیل کرتی ہے اور نیز یہہ بھی کہ انسان کے دلوں میں خدا اور اس کی عدالت کا اشتیاق پیدا کر دیتی ہے۔ مسیح کی زندگی بخش تعلیم کے اثر سے بہت لوگ معہ اپنے خاندان کے ایمان لائے اور مثل یشوع کی یہہ کہا کہ میں اور میرا خاندان خدا کی بندگی کرے گا۔ اور وہ لقب یعنے ربونی جو مریم مگدلینی نے مسیح کو دیا اس کے یہہ معنے ہیں کہ میرا سب سے اعلیٰ اور بہترین اُستاد۔ اور یہہ لقب اس زمانہ کے رواج کے مطابق علم الہی کے مدرسہ کے سب سے عالم و فاضل سات معلموں کو ملا کرتا تھا۔ لہذا تعظیماً ہم لوگوں کو بھی مناسب ہے کہ ہم لوگ بھی مسیح کو اعلیٰ ترین اُستاد تصور کریں اور اس کے قدموں پر سر نیاز جھکا کر اس تعلیموں کو قبول و منظور کریں۔ کیونکہ تعلیم سے بہت زیادہ فوائد اس کی رفاقت میں ہیں۔

باب تیرھواں

مسیح کی تعلیم بالکل تعلیم نو ہے

ذرا اس زمانے لوگوں کی شہادتوں کو ملاحظہ کرو۔ یہہ کلمات ہر ایک کی زبان زد تھے کہ ہرگز کسی شخص نے اس آدمی کی مانند کلام نہیں کیا۔ یوحنا ۷: ۴۶۔

مسیح نے خدا کے بارے میں کون کون تعلیم دی۔ اس نے صریحاً بنی آدم پر منکشف کر دیا کہ غضب الہی خدا کے غصہ کا نام نہیں بلکہ خدا کی لازمی صفت ہے جس سے کہ الہی نفرت گناہ سے ظاہر ہوتی ہے۔

یعنے کہ پاکیزگی سے رغبت اور گناہ سے نفرت۔ اور یہی دونوں صفتیں گویا دو قدرتیں کہی ہیں جن پر کہ الہامی انتظام کا پل ٹھہرا ہوا ہی۔ اور اس کے بندوں پر بھی یہی فرض ہی کہ اسی قواعد پر عمل کریں۔ اور نیز یہہ بات بھی خلاف محبت نہیں کہ خدا گنہگاروں سے نفرت کرتا ہی کیونکہ خدا کو گنہگاروں سے نفرت کے عوض میں محبت ہی۔ البتہ اس کو گناہ سے ازحد نفرت ہی۔ مثلاً وہی آگ جو سونے کو صاف کر کے کندن بنا دیتی ہی اگر اس میں موم کو ڈال دیں تو جلا کر خاک سیاہ کر دیگی۔

مسیح نے یہہ بھی ایک اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی کہ ہر ایک انسان ایک ہی خاندان سے ہی اور سب کے سب ایک ہی خدا کے بندے ہیں۔ یہہ تعلیم نہ تو کسی یونانی فلسفہ میں اور نہ کسی اور کتاب میں ہی۔

دویم۔ مسیح نے فروتنی کی نسبت سب سے بہتر تعلیم دی۔ یونانی میں حلم کے لئے ایک لفظ ہی جس کے معنے اس انکساری کے ہیں جو غلام اپنے آقا کے روبرو کرتا ہی۔ لیکن وہ حلم جس کی تعلیم مسیح نے دی اس کے معنے نہیں بلکہ وہ ایک اعلیٰ درجہ کی شریف صفت ہی۔ مسیح نے انسانی روح کو اس قدر بیش بہا قرار دیا کہ آخر کو اس کو خدا کی صورت پر تشبیہہ دی۔

مسیح نے رنج و محن کی نسبت ایک نو فلسفانہ تعلیم دی۔ اس زمانہ کے عبرانی معلم یوں تاویل کرتے تھے کہ تمام رنج و محن گناہ کے باعث سے ہوا کرتی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی مصیبت کسی شخص یا خاندان یا قوم پر پڑے تو وہ گمان کرتے تھے کہ ضرور ہماری کسی نافرمانی نے الہی غصے کو بھڑکا دیا ہی جس کے دور کرنے کے لئے وہ قربانیاں چڑھاتے اور کبھی کبھی اپنے فرزند رشید کو خدا کی نذر گذرانتے تاکہ غضب الہی کسی طرح سے فرو ہو۔

بقیہ

خدا قادر مطلق ہی یعنی جو چاہتا ہی سو کر سکتا ہی

ج۔پ۔ یہاں پر ذکر خدا کی سرب شکتی مان کا ہی۔ جس کے معنے اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ بموجب آپ کے وہ چیز جو چاہتا ہی پیدا کرتا ہی اور یہہ جو سوال کیا ہی اس لئے کیا گیا کہ خدا اپنے جیسے دو چار خدا پیدا کر سکتا ہی یا نہیں فرماویں کہ یہہ طاقت کا سوال ہی یا نہیں۔ اور یہہ نہ صرف آپ کے اوپر الزام ہی بلکہ کل عیسائیوں پر ہی جو کہ اپنی غلطیوں میں اعتقاد لائے ہوئے ہیں۔ ہم خدا کے کلام کو برا نہیں کہتے جو کہ حقیقت میں خدا کا کلام ہو۔ مگر جیسا کہ واہیات گھوڑے بائبل میں ہانک رکھے ہیں وہ بالکل اعتقاد کے لایق نہیں اور ان کے لئے ہم ایسے ہی الفاظ استعمال کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ اور ایسی واہیات باتوں میں آدمی کو وہی دوزخ حاصل ہوگا جو بائبل میں بیان کیا گیا ہی۔

نوٹ۔ این۔ آپ کو دوزخ ہی یاد آتا ہی اس لئے کہ آپ دوزخ میں جائیں گے۔

ج۔ این۔ اول یہہ تبلائیں کہ بائبل خدا کا پاک کلام ہی یا نہیں۔ پنڈت صاحب آپ کی تحریر سے کچھ تو معلوم ہوا کہ بائبل خدا کا کلام ہی۔ دوم جیسا آپ فرماتے ہیں کہ کیا وہ دو چار خدا پیدا کر سکتا ہی یا نہیں۔ جبکہ وہ خود خدا ہی تو اب دوسرے یا تیسرے یا چوتھے خدا کے پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہی جو آپ نے دوزخ کا بیان کیا اور تبلایا کہ جو بائبل میں لکھا ہوا ہی۔ مہربانی کر کے تبلائیں اس مقام کو اور آیت کو کہ دوزخ کی بابت کیا ذکر ہی۔ میں پیدا کرنے کا ذکر پیشتر ہی بیان کر چکا یسوع مسیح کی بابت کہ وہ روح قدس سے پیدا ہوا۔ اور جیسی حکمت اور قدرت اور طاقت خداوند یسوع مسیح کی پیدائش میں دیکھنے میں آئی وہ دوسروں میں نہیں پائی۔

ج۔پ۔ میں بائبل کو خدا کا کلام نہیں مانتا۔ ہاں جو باتیں بائبل میں وید کے مطابق لکھی ہیں ان کو مانتا ہوں۔ اور اس بات کے حل کرنے کی کہ بائبل خدا کا کلام ہی اس جگہہ کچھ ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ سوال یہاں صرف یہہ ہی کہ ایشور شکتی مان ہی اور جن معنوں میں آپ مانتے ہیں وہ سرب شکتی مان ہی۔ یہاں پر اس قسم کا سوال بالکل نہیں ہی۔ یہاں پر خدا کی طاقت کا سوال ہی۔ سوم دوزخ وغیرہ کے بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہی۔

لوٹ۔ این۔ پیشتر آپ دوزخ کا بیان فرما چکے۔ اب کہتے ہیں کہ دوزخ کے بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہی۔

ج۔پ۔ پہلے ایک سوال کو حل کر لو پھر دوسرے کو دیکھا جائیگا۔ جس طرح بائبل میں کہا گیا ہی وہ بالکل غلط ہی اس کے ثابت کرنے کے لئے آپ نے کوئی دلیل نہیں دی اور صرف اس کے جواب میں یہی کہا تھا کہ خدا اپنی قدرت سے سب کچھ پیدا

کرسکتا ہو اور ایسے ہی یہہ پیدا ہوا تھا کہ خدا اپنے جیسے دو چار پانچ پیدا کرسکتا ہو۔ اور اگر کرسکتا ہو تو یہہ بات بھی سچ ہوگی اور اگر نہیں کرسکتا ہو تو اثبود کی سرب شکتی کے معنے جو آپ سمجھے ہوئے ہیں بالکل غلط ہیں۔

ج۔ این۔ پنڈت صاحب سرب شکتی مان کے جو معنے اصلی تھے وہ ہم بتلا چکے۔ اگر کوئی اور دوسرے معنے ہیں تو آپ فرمائیے لیکن ہم آپ کی عقل کے مطابق نہ مانیں گے جب تک کہ کوئی ثبوت نہ ہو۔ اور علاوہ اس کے مجھ کو وہ باتیں نکالدیجئے جو وید کے مطابق بائبل میں درج ہیں۔ اور آپ اُسے کیوں مانتے ہیں۔ اس کو کس نے لکھا ہو۔ دوم یہہ تو آپ کہہ چکے ہیں کہ کچھ خدا کا کلام سچا ہو کچھ ان کی عقل سے ہو۔ پنڈت صاحب آپ کتابوں کا ملاحظہ کیجئے تو آپ پر ظاہر ہو جائیگا کہ کل بائبل خدا کا کلام ہو۔ آپ کی جو پہلی تحریر ہو اس سے صاف معلوم ہوا۔ کہ خدا جو چاہتا ہو پیدا کرسکتا ہو۔ پس اسی طرح سے اس نے بغیر مرد کے اور بغیر نطفہ کے یسوع مسیح کو روح قدس سے پیدا کیا۔ اور جو آپ فرماتے ہیں کہ اس کی کچھ ضرورت نہیں تو آپ نے کیوں یہہ ذکر کیا۔ پس آپ کو مناسب ہو کہ ضرور اس کو ثابت کریں اور بائبل سے بتلاویں۔ آپ نے متی پہلا باب ۱۸ و ۲۰ آیت کو جو پیش کیا ہو۔ انہیں آیتوں سے صاف معلوم ہو چکا کہ یہہ خدا کا سچا کلام ہو۔ اور اگر یہہ جھوٹا ہوتا تو آپ ان دونوں آیتوں کو پیش نہ کرتے۔ پس آپ نے اپنے مطلب کے لئے اور لوگوں کے ورغلانے کے لئے انجیل شریف کو جھوٹا کلام کہا ہو آپ کے کہنے سے اور آپ کی جھوٹی کتابوں سے خدا کا کلام جھوٹا نہیں ہوسکتا۔

ج۔ پ۔ مسیح کی تعلیم کچھ اچھی تھی کہ دوسروں سے بُری طرح پیش نہ آؤ اور ہر ایک کو اپنا بھائی سمجھو بسبب وید کے مطابق ہونے سے یہہ بات مسیح نے تحریر کی ہوگی جیسا کہ ہم سینکڑوں کتابوں میں دیکھتے ہیں جو کہ نیک آدمیوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ دوم میں کہہ چکا کہ بہت سی کتابوں میں اچھی اچھی باتیں لکھی ہیں۔ جو کتابیں عیسائیوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ مگر ان میں بہت سی غلط بیانیاں ہیں جن کو میں نہیں جانتا۔

(نوٹ۔ این۔ جب آپ نہیں جانتے تو کیوں فرماتے ہیں) میرا یہہ بیان ہرگز نہیں ہو کہ خدا جو چاہتا ہو سو پیدا کرسکتا ہو۔ بلکہ میں نے یہہ کہا تھا کہ خدا سرب شکتی مان ہو اور اس کے معنے آپ نے بیان کئے تھے کہ جو وہ چاہتا ہو پیدا کرسکتا ہو۔ میرے اعتقاد کے مطابق اس کے معنے صرف یہہ ہیں کہ خدا جو کچھ پیدا کرتا ہو اس کے پیدا کرنے میں کسی دوسری شکتی کی ضرورت ہو؟ اب سوال یہہ کہ جو مسیح کی پیدائش بیان کی گئی ہو وہ بالکل غلط ہو۔ آپ اس کو ثابت کرکے دکھلاویں کہ کس طرح سے ٹھیک ہو یہہ آپ کا جواب غلط ہو کہ جو خدا چاہتا ہو پیدا کرتا ہو اور اسی طرح مسیح کو پیدا کیا۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں۔ جو کئی آئتیں پیشینگوئیوں کی بابت پیش کی گئیں وہ غلط ہیں۔

ج۔ این۔ جب کہ آپ مسیح کی تعلیم کی بابت تحریر کرچکے ہیں کہ یہہ تعلیم مسیح کی ہو۔ مسیح نے کہا ہو کہ دوسروں سے بُری طرح پیش نہ آؤ اور دوسروں کو پیار کرو۔ علاوہ اس کے آپ یہہ بھی بیان کرچکے کہ خدا نے دنیا کو پیدا کیا۔ اسی طرح میں بھی پہلے کہہ چکا کہ پرمیشر نے یسوع مسیح کو پوتر آتما سے پیدا کیا اور جو ہمارا مطلب تھا وہ آپ تحریر سے ثابت ہوگیا علاوہ اس کے آپ بائبل میں سے ثابت کردیجئے کہ کون سے باب اور کون سی آیت میں تحریر ہو۔ میں اتنا جاننا چاہتا ہوں کہ مسیح سے یہہ بیان کتنے برس پیشتر لکھا گیا۔ آیا اس وقت بادشاہت محمدی تھی یا نصاری یا ہنود۔ بائبل میں سے آپ اس کو ثابت کریں۔ مہربانی کرکے جو لغات دیگر انسانوں کی بنائی ہوئی ہیں اور انجیل شریف سے مشابہت رکھتی ہیں۔ ان میں سے کم از کم دس کتابوں کا ذکر ہونا چاہئے اور ان کے مصنفوں کا نام بھی درج ہونا چاہئے خاکسار کی اب آپ سے یہہ التماس ہو کہ لغاتوں میں جن میں کہ سرب شکتی مان کے معنے ہیں لائی جاویں۔ میں آپ کے اعتقاد پر اعتبار نہیں کرتا۔ یہہ معنے آپ کے خیالی ہیں۔ فیصلہ سرب شکتی مان پرمیشر کے معنوں کا ہو جو لغاتوں میں بیان کیا گیا ہوگا مانا جائیگا۔ آپ کے کہنے سے کچھ نہیں ہوسکتا۔

جناب ناظرین نورافشاں جب پنڈت کیولرام صاحب جواب نہ دے سکے تو ہم مجبوراً ان کی دکان سے اُٹھکر اپنے مکان کو چلے آئے۔ تقریباً بعد بحث کے ایک گھنٹہ ہم وہاں بیٹھے رہے۔ مگر پنڈت صاحب نے ایسی مہر خاموشی منہہ پر لگائی کہ پھر چوں بھی نہ کی۔ ۲۶ اپریل کی صبح کو پنڈت صاحب پھر مجھ سے ملے اور کہنے لگے کہ آج آپ آئیے اور ہم آپ کے سوال کا جواب دیں گے۔ راقم نے جواب دیا کہ میں اپنے عزیزوں سے دریافت کرونگا اگر وہ آج پھر آپ کے مکان پر آنے کے واسطے خوش ہوں تو میں بھی خوشی سے آؤنگا قریباً ایک گھنٹہ بعد

ایک پرچہ بدست ایک قلی کے جو کہ پنڈت صاحب نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا تھا۔ مجھے ملا جس کا مضمون بجنسہٖ درج ذیل ہے۔

جناب پادری سالومن صاحب براہ مہربانی ابھی تشریف لے آویں اپنے سوال کا جواب لے لیں فقط مورخہ ۲۶ اپریل کیولرام۔

راقم نے پنڈت صاحب کے پرچہ کا جواب تحریر کیا کہ میں نے اپنے عزیزوں سے دریافت کیا ان سب کی اور میری یہہ رائے ہے کہ آج شام کے وقت آپ بازار میں ہمارے مکان پر تشریف لاویں کیونکہ کل ہم آپ کے مکان پر گئے تھے۔ اس کا پنڈت صاحب موصوف نے کچھ جواب نہیں دیا۔ اور ایسے خاموش ہوئے کہ اب تک خاموش ہیں۔

پیارے ناظرین نور افشاں آپ صاحبان سے عرض کی جاتی ہے کہ پنڈت کیولرام صاحب کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ ان کی آنکھیں اس تاریکی جہالت سے روشن ہو جاویں۔ آمین ✦

راقم

این۔ سالومن

جھنگ بار

بار میں ایک پانچویں تحصیل منظور ہوئی ہے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ جو جلدی جاری ہو جاویگی۔ دن کے وقت خوب گرمی پڑتی ہے مکانوں کے اندر دوپہر کو ۱۰۰ درجہ تک پہنچ جاتی ہے اور رات کو اس قدر سردی پڑتی ہے کہ رضائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

مسیحیوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ ماہ دسمبر سنہ ۹۹ء سے اب تک پادری بیٹمین صاحب نے ۸۰ آدمیوں اور بچوں کو بپتسمہ دئے ہیں ✦

اس وقت محمدی۔ جانگلی اور مہتروں میں سے سینکڑوں متلاشی ہیں جو مسیحی کلیسیا میں شامل ہونے کی خواہش رکھتے ہیں۔

بار کے علاقہ چرچ مشن میں اب تک ایک شخص بھی نہیں جو مشن کا ملازم ہو۔ دوسرے مسیحی اپنی خوشی سے متلاشیوں کو سکھلایا کرتے ہیں۔

باوجود اس قدر گرمی کے پادری بیٹمین صاحب ان دنوں دیہات کا دورہ کر رہے ہیں۔ دیسی طریقہ اور دیسی خوراک پر اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں ✦

پرانی آبادی کے علاوہ قریب ۸ سو دیہات نئے ہیں۔ جن میں کہ مشنری صاحب کو کام کرنا ہے بہت سے گاؤں ہیں جو ابھی تک دیکھے نہیں گئے ان میں سے بھی بہت سے گاؤں ہیں مسیحیوں کے موجود ہونے کی خبریں ملتی ہیں۔

موضع منٹگمری والہ کی آبادی بہت بڑھ گئی ہے۔ نومبر سنہ ۹۸ء میں ۱۰۲ تھی۔ اس وقت ۸۱۰ ہو گئی ہے۔ جن میں سے ۵۶۴ مسیحی ہیں۔ باقی ۲۵۶ کمین وغیرہ غیر قوم۔ منٹگمری والہ میں ابھی تک کوئی گرجا نہیں بنا۔ لوگ باہر کی مدد کے بغیر خود کوشش کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے کچھ روپیہ بھی جمع کر لیا ہے۔ تاکہ عبادت کے واسطے ایک جگہہ تیار ہو جاوے۔ اس کے لئے ایک احاطہ مقرر کر کے اس کی چار دیواری بنوا دی گئی ہے۔

راقم مضمون ہذا جنڈیالہ ضلع امرتسر سے تبدیل ہو کے اس علاقہ میں آگیا ہے۔ اور اس کا پتہ معرفت پادری بیٹمین صاحب گوجرہ ہوگا۔ علاقہ بار میں کئی ایک سکول کھولے جاوینگے ✦

چونکہ زمینداروں کو ان دنوں بہت کام فصل گندم کا ہے۔ اس واسطے بعض وقت رات کے ۱۰ بجے تک عبادت ہوا کرتی ہے۔ بعض وقت گھروں میں۔ اور بعض وقت درختوں کے نیچے جنگل میں عبادت ہوتی ہے۔ علاقہ بار کے دیہاتی محمدی بھائی بھی اچھی طرح سے دوستی کرتے ہیں۔

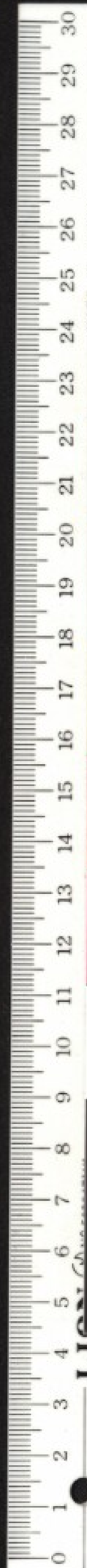
اس علاقہ کے واسطے بہت سے کارندوں کی ضرورت ہے جو محنت کش سرگرم۔ دکھ و تکلیف کی پرواہ نہ کرنے والے۔ بھوک و پیاس کی برداشت کرنے والے۔ اور بغیر تنخواہ کے مشن کا کام کریں۔

راقم

وارث الدین

مسیح کا زندہ ہونا

وہ یہاں نہیں ہے بلکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اُٹھا ہے آؤ اس جگہہ کو جہاں خداوند لیٹا تھا دیکھو متی ۲۸: ۶ مسیح کی پست حالی پر کئی مرتبہ مسیحی ناظرین نے غور کیا ہوگا جس میں گویا آفتاب صداقت غروب ہو کے پوشیدہ ہو گیا تا مل کیا۔ لیکن جیسا کہ آفتاب یہاں غروب ہو تا تب دنیا کی اور اطراف واکناف میں دن بخشتا ہے۔ ویسا ہی مسیح اس دنیا میں دنیا کا دور تمام کر کے پھر سرفراز ہوا۔ بلکہ عالم بالا میں اپنے کام کا سب سے اعلیٰ حصہ پورا کرتا ہے موت میں گویا اس کا پورا گہن لگا۔ لیکن زندہ ہونے میں اس کا جلال اظہر من الشمس ہونے لگا۔ جائے غور ہے کہ ایک فرشتہ نے آسمان سے نازل ہو کے اس کی قبر سے سنگ کو ڈھلکایا اور اسکی موت کی



بے توقیری کو دور کیا۔ اور دونوں مریم کو جو اُنس و محبت کی سوزش سے علی الصباح قبر کے پاس آئی تھیں اس کے جی اُٹھنے کی خبر دی۔ اس وقت خداوند حال میں جی اُٹھا تھا۔ تب پہرے والے کانپتے اور مردوں کی مانند ہو گئے تھے کیونکہ اس کا جی اُٹھنا جلالی اور ہیبت ناک واقعہ ہوا تھا۔ لیکن ان دینداروں کو تسلی و تشفی دینے کے لئے فرشتہ نے فوراً ان سے کہا کہ "وہ یہاں نہیں ہے بلکہ اپنے کہے کے مطابق جی اُٹھا ہے۔ آؤ اُس جگہہ کو جہاں خداوند لیٹا تھا دیکھو" گویا تم مت اضطراب میں ہو اگرچہ تم وہی نہیں پاتی ہو یعنے اپنے عزیز یسوع کی نعش کا منظر جس کے لئے یہاں آئی ہو تو بھی تمہاری محنت لاحاصل نہیں ہوئی کیونکہ میں تمہاری ابدی خوشوقتی اور تسکین کے لئے کہتا ہوں کہ وہ جی اُٹھا ہے۔ ادھر آ کے اس جگہہ کو جہاں خداوند لیٹا تھا دیکھو۔ ان باتوں میں مسیح کا جی اُٹھنا فرمایا گیا اور اس کا اثبات آشکارا ہوا "وہ یہاں نہیں ہے" البتہ تم نے اسے یہاں رکھکر چھوڑ دیا اور سمجھا کہ وہ یہاں پھر پایا جائیگا۔ پھر یہہ کمال درجہ کی غلطی ہے۔ "وہ یہاں نہیں ہے" "وہ جی اُٹھا ہے" اصلی عبارت سے مراد ہے کہ وہ آپ سے آپ جی اُٹھا ہے۔ اس کی الوہیت نے اس کی انسانیت کو جلایا۔ اس کے جی اُٹھنے کا ثبوت اس میں ہے۔ اوّل اسی کی پیش خبری سے "اپنے کہے کے مطابق جی اُٹھا ہے" جو کچھ اب واقعہ ہوا اس کی پیش خبری اسی نے دی۔ اس لئے اسے ناممکن نہ سمجھو۔ دوئم ان کے دیکھنے سے "آؤ اس جگہہ کو جہاں خداوند لیٹا تھا دیکھو" گور خالی ہو گئی۔ موت نے اپنے صید کو چھوڑ دیا۔ اس نے اُسے نگل لیا لیکن روک نہ سکی۔ پس ہمارا خداوند یسوع مسیح اپنی لامحدود قدرت کے سبب مردوں میں سے جی اُٹھا اور اس کے سارے حواس سراسیمہ ہو گئے اور اس کے لوگوں نے لاثانی تسلی پائی۔ مسیح کا زندہ ہونا بہتیری استوار دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ اعمال ۱: ۳۔ کہ ہمارا خداوند قبر میں کھویا نہیں گیا بلکہ تیسرے یوم جی اُٹھا۔ آسمان سے فرشتوں نے آ کر گواہی دی۔ مقدس آدمیوں نے جنہوں نے بچشم خود دیکھا اور جن پر متواتر چالیس دن تک ظاہر ہوا۔ اس بات کی شہادت دی ہے اور پھر ایک دفعہ پانچسو سے زیادہ اشخاص نے اسے دیکھا۔ ۱ قرنتی ۱۵: ۶۔ یہہ لوگ دیندار اور متقی تھے جو دام تزویر نہیں منتشر کر سکتے تھے۔ اور جن میں سے بہتوں نے مابعد اس کے اپنی گواہی اپنے لہو سے مہر کی۔ کسی مذہب میں کوئی بات اس سے قوی تر دلیلوں سے ثابت نہیں کی گئی۔ تاکہ خدا کی تعریف و توصیف کی جاوے کہ یہہ بات سچ ہے کیونکہ اگر وہ جی نہ اُٹھا تو خوشخبری عبث ہوئی۔ ۱ قرنتی ۱۵: ۱۴۔ اس لئے کہ ہماری ساری امید زندہ مسیح پر موقوف ہے۔ اگر مسیح جی نہ اُٹھا ہوتا تو ایماندار ہنوز فسق و فجور میں مبتلا رہتے۔ ۱ قرنتی ۱۵: ۱۷۔ وہ ہماری تصدیق کے لئے پھر کے جلایا گیا۔ رومی ۴: ۲۵۔ جب مسیح مؤا اور قبر میں رہا تب چھٹکارے کی قیمت دی گئی تھی اور جب تک کہ وہ جی نہ اُٹھا تب تک یہہ قیمت پوری نہ ہوئی۔ اس طرح سے ہماری تصدیق بالکل اس کے جی اُٹھنے پر موقوف ہے بلکہ اگر مسیح جی نہ اُٹھتا تو جو اس میں سو گئے تھے سو فنا ہو جاتے۔ ۱ قرنتی ۱۵: ۱۸۔ علاوہ ازیں اگر وہ مُردوں میں سے جی نہ اُٹھا ہوتا تو جو نشان اس بات کی پیش خبری دیتے تھے اور اس کے جی اُٹھنے کی اور پیش خبریاں تھیں سو کیونکر پوری ہو سکتیں۔ جیسا کہ متی ۱۲: ۴۰ آیت میں مرقوم ہے لوقا ۲۴: ۴۶۔ زبور ۱۶: ۱۰۔ ۱ قرنتی ۱۵: ۴۔ اگر وہ جی نہ اُٹھا ہوتا تو اب فردوس میں اس جلال کو کیونکر پاتا جس کا وعدہ اس کی موت و تصدیع کے سبب ازل سے کیا گیا؟ (اور مسیح اس لئے مؤا اور اُٹھا اور جیا) کہ مُردوں و زندوں کا خداوند ہو۔ رومی ۱۴: ۹۔ تاکہ اپنی سرفرازی میں اختیار کے ساتھ اپنے لہو کا فائدہ ہمیں پہنچاوے۔ غرضکہ مسیح کے جی اُٹھنے کی بابت اشتباہ و خدشہ مطلقاً باقی نہ رہا ؛

انتقال پُرملال

آج واقعہ ۳ مئی ۱۹۱۰ء کو مسز چیلداس نے انتقال کیا۔ موت تو سب پر لاحق ہے مگر ایک نوجوان کا عین عالم شباب میں اس دنیا سے رحلت کر جانا نہایت افسوس ہے۔ کیونکہ اس مرحومہ کی شادی ۵ جنوری سن حال کو بمقام لالہ موسٰی ہوئی تھی۔ گویا شادی کے بعد تقریباً ۳ ماہ تک تندرست رہی۔ من بعد ایک ماہ تک سخت بیمار ہو کر اس دنیائے فانی سے سبکدوش ہو گئی۔ کاشکہ خداوند یسوع اس کے پس ماندگاں کو تسلی عطا کرے ؛

راقم
اسمٰعیل خاں

ہر کام کا ایک وقت

ہر ایک کام کا جو دنیا و عاقبت کے لئے ہوتا ہے ایک خاص وقت ہے اگر وہ وقت پر انجام نہ کیا جاوے تو پھر اس کا پورا ہونا دشوار ہے کیونکہ وقت گذر جاتا ہے اور وہ کام ہو نہیں سکتا۔ مثلاً بچپن کے زمانے کا

کام اسی میں ہوگا اور جوانی کا کام اسی وقت ہوگا بڑھاپے میں نہیں ہو سکتا اور بڑھاپے کا کام اسی عمر میں ہوگا۔ سلیمان نے اس کی نسبت واعظ کی کتاب میں کیا خوب کہا ہے۔ ہر چیز کا ایک موسم ہے اور ہر کام کا جو آسمان کے نیچے ہوتا ہے ایک وقت ہے۔ پیدا ہونے کا ایک وقت ہے اور مر جانے کا ایک وقت ہے درخت لگانے کا ایک وقت ہے اور اکھاڑنے کا ایک وقت ہے۔ مار ڈالنے کا ایک وقت ہے اور چنگا کرنے کا ایک وقت ہے۔ ڈھانے کا ایک وقت ہے اور اٹھانے کا ایک وقت ہے۔ رونے کا ایک وقت ہے اور ہنسنے کا ایک وقت ہے۔ غم کھانے کا ایک وقت ہے اور ناچنے کا ایک وقت ہے۔ پتھر پھینکنے کا ایک وقت ہے اور پتھر بٹورنے کا ایک وقت ہے۔ ہم آغوشی کرنے کا ایک وقت ہے اور ہم آغوشی سے باز رہنے کا ایک وقت ہے۔ پانے کے لئے کھوجنے کا ایک وقت ہے اور کھو دینے کا ایک وقت ہے۔ رکھ چھوڑنے کا ایک وقت ہے اور خرچ کرنے کا ایک وقت ہے پھاڑنے کا ایک وقت ہے اور سینے کا ایک وقت ہے۔ چپ ہونے کا ایک وقت ہے اور بولنے کا ایک وقت ہے۔ الفت کرنے کا ایک وقت ہے اور عداوت کرنے کا ایک وقت ہے۔ جنگ کا ایک وقت ہے اور صلح کا ایک وقت ہے۔ واعظ ۳: ۱-۹

سچ ہے کہ یہہ سب کام اپنے وقت پر خوب اور درست ہیں اور جو کام بے وقت کیا جاوے وہ بگڑ جاتا ہے اور اس لئے ہر ایک دانا شخص عین وقت پر ہر کام کو انجام پہنچاتا ہے پر نادان اپنی غفلت سے اور سستی سے وقت کا لحاظ نہ کرکے موقعہ کو ہاتھ سے جانے دیتا ہے اور اس کا کام پورا نہیں ہوتا اور وہ نقصان اٹھاتا ہے۔ اس طرح سے بہت سے کاہل الوجود لوگ دنیاوی معاملات میں زیان اٹھاتے ہیں اور اسی طرح سے بہت سے ناعاقبت اندیش گناہوں میں مدہوش لوگ دینی باتوں کی طرف سے بے پرواہ اور غافل رہکر اپنی قیمتی روح کا نقصان کرتے ہیں۔ اپنے وقت کو دنیا میں رائگاں کھو دیتے نہ عاقبت کی فکر کرتے اور نہ اپنے خالق کی بابت سوچتے۔ غرض جانوروں کی سی زندگی بسر کرتے ہیں اور یہہ وقت جو ان کو ملتا ہے مفت میں ناحق گذر جاتا ہے۔ سب سے ضروری کام انسان کی زندگی کا دینی معاملہ ہے اور اگر انسان اس بڑے بھاری کام میں غافل رہے اور اس کی کچھ فکر نہ کرے تو یقین جانو کہ اس نے اگرچہ دنیا کی عزت حشمت۔ دولت۔ بزرگی کو چاہے حاصل کر لیا ہو پر بالکل نادار اور خالی ہے اس نے اپنا اصل مدعا حاصل نہیں کیا۔ اور وہ اس غفلت کے لئے ہمیشہ تک نادم ہوگا۔ کیونکہ اس نے اپنا قیمتی وقت ناحق کھو دیا اور اس چیز کی تلاش نہ کی جو اس کے ساتھ آنے والے لاانتہا زمانے تک رہنے والی تھی۔ اور وقت کے گذرنے کے بعد وہ ضرور ہاتھ ملتا رہ جاویگا۔ وہ عاقبت کا ٹوٹا اٹھائیگا اور ہمیشہ تک اس کے عوض سزا اور عذاب میں پچھتاتا ہوا دست تاسف ملتا اور روتا و واویلا کرتا رہیگا۔ مگر تب تو کچھ بن نہ پڑیگا کیونکہ اس کی درستی کے لئے پھر وقت نہ ملیگا۔ اس لئے وقت کی قدر کرنا اور وقت پر ہر کام کو انجام دینا خصوصاً دینی معاملے کو حل کرنا اور حق دین پر غور کرنا اور اسی کو قبول کرنا انسان کا ایک اعلیٰ فرض ہے جس سے غافل رہنا اس کی قیمتی روح کو سیدھا دوزخ میں لے جاویگا ؛

راقم۔ جے۔ ایس

بقا

یہہ دنیا معہ اپنی تمام چیزوں کے فانی ہے اس میں کسی چیز کو بقا نہیں تمام چیزوں پر فناپذیری کا غلبہ نظر آتا ہے انجیل مقدس میں اس لئے خدا کی نسبت لکھا ہے بقا فقط اسی کو ہے۔ ۱ طمطاؤس ۱۶/۶۔ پر انسان کی روح جو اول آدم میں پھونکی گئی تھی فانی نہیں وہ مر کر معدوم نہیں ہوتی بلکہ باقی رہتی ہے پر اس لئے کہ فنا بقا کا وارث نہیں ہو سکتا۔ ۱ قرنتھیوں ۱۵: ۵۰۔ اس لئے ضرور ہے کہ بدن فانی مر کر خاک ہو لے۔ اور یہہ فانی بقا کو پہنے۔ لیکن گناہ نے روح کی بقا کو خطرے میں ڈالا ہے۔ گناہ کے سبب سے آدمی کا بدن فانی ہو گیا اور اب مرتا ہے گناہ کے سبب سے روح جس کو بقا ہے نجات سے محروم ہو کر عذاب کے لائق ٹھہرتی ہے۔ گناہ روح کو بہت بھاری نقصان پہنچانے والا ہے۔ انسان کی روح سب سے افضل شے ہے۔ پر گناہ کے سبب سے یہہ نہایت ذلیل اور خوار بن گئی ہے۔ گنہگار روح کے لئے بقا کے عوض ابدی ہلاکت موجود ہے اس لئے یہہ بات نہایت مشکل اور قابل غور و فکر ہے کہ انسان کی یہہ بیش قیمت روح کسی طرح سے بقا کے اعلیٰ درجے تک قایم رہے اور ابدی راحت اور جلال میں شریک ہونے کے لائق ٹھہرے۔ شکر و سپاس کا مقام ہے کہ خالق کون و مکان نے جو روح کا خالق اور مالک ہے جس کے جلال کی بقا ابدی ہے۔ زبور ۱۰۴: ۳۱۔ اور جس کے نام کی بقا ابدی ہے۔ زبور ۱۳۵: ۱۳۔ اس نے گنہگار روحوں کے پھر بقا کے لائق بنانے کی تجویز و بندوبست کیا ہے۔ اور وہ یہہ ہے کہ اس نے بقا کو انجیل سے روشن



کردیا۔ ۲ طمطاؤس ۱: ۱۰-اس کا مطلب یہہ ہی کہ انجیل مقدس میں وہ تجویز ظاہر کی ہی کہ جس سے روح کی نجات ہو اور اس کو وہی پہلا درجہ حاصل ہووے اس کے گناہ کی بلا اور خرابی ٹل جاوے اور نجاست کے دلدل میں سے نکالکر پاکیزہ اور صاف ہو کر از سرِ نو قربِ الٰہی کے لایق ہو جاوے۔ اور ان تمام باتوں کا مژدہ انجیل مقدس میں ملتا ہی۔ روحوں کے مالک نے روحوں پر رحم کھا کر ایک ایسا دستگیر بھیجا ہی جس نے روحوں کو بچانے کے لیئے اپنے آپ کو خطرے میں بلکہ جان کے سخت عذاب میں ڈالا ہی۔ اور اپنی جان قربان کرنے اور فدیہ دینے سے اس نے روحوں کے لیئے عمدہ خلاصی اور نجات حاصل کرلی ہی۔ اور اب وہ مژدہ عام کے ذریعہ سے اس نجات کا جو صرف اب ایمان پر منحصر ٹھہرائی گئی ہی اعلان دیتا ہی کہ اب جو کوئی گنہگار روح کی بقا اور تمام نعمتیں آسمانی اور راحتِ جاودانی لینا چاہے وہ صرف توبہ کرنے اور یسوع مسیح پر ایمان لانے کے ذریعہ سے خدا سے اس کی انوکھی رحمت اور فضل کی بخشش کے سبب روح کی بقا اور ہمیشہ کی زندگی مفت پا سکتا ہی۔ اور بنی آدم میں سے جو کوئی اس مژدہ نجات بخش کو قبول کرلیگا اور باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ پاویگا وہ ضرور روح کے بڑے مقصد یعنے نجات کو حاصل کریگا۔ مگر جو کوئی اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے دیگا اور بدستور گناہوں میں قایم رہیگا وہ اپنی روح کو بقا سے محروم بلکہ ہلاکت ابدی کے لایق بناویگا۔

راقم

جے۔ ایس

مونگا اور اسکی علمی تحقیقات

جب سے آریہ ورت میں اودیا پھیلی ہی تمام علوم وفنون کے تذکرے جاتے رہے ان کی جگہہ جھوٹی حکائتیں اور واہیات روائتیں وردِ زبان ہوگئیں روزمرہ استعمال میں آنے والی چیزوں میں سے بہت سی ہم کو ایسی نظر آتی ہیں جن کی ماہیت سے ہم لوگ بالکل بے بہرہ ہیں۔ حالانکہ غیر ممالک کے لوگ ان کی اصلی کیفیت سے آگاہ ہو کر مالا مال ہو رہے ہیں۔ مونگا جس کا بیان ہم آج کے پرچہ میں کرنا چاہتے ہیں ہندوستان میں بہت کثرت سے استعمال کیا جاتا ہی لیکن اگر کسی عام ہندوستانی آدمی سے پوچھا جائے کہ مونگا کہاں اور کس طرح پیدا ہوتا ہی تو وہ کچھ جواب نہیں دے سکیگا۔ حاصل کلام یہہ کہ ہم خرچ کرنا جانتے ہیں مگر پیدا کرنا نہیں جانتے۔ اب ہم اصلی مطلب کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ مونگا یا مرجان جو کہ سنکھ کی قسم سے ہی ایک بحری کیڑے سے پیدا ہوتا ہی۔ یہہ کیڑے ملکر بے شمار شاخ در شاخ گھر بناتے ہیں جو کہ چھوٹی چھوٹی کوٹھریوں کا ایک مجموعہ ہوتا ہی۔ ہر ایک کوٹھری میں ایک جانور رہتا ہی۔ اس لیئے مونگا اصل میں ایک کیٹ گھر ہوتا ہی جو کہ اس درخت سے بہت مشابہت رکھتا ہی جس کے پتے جھڑ گئے ہوں۔ اس کی جڑیں نہیں ہوتیں بلکہ نصف دایرے کی شکل کا ٹھونٹھ سا ہوتا ہی جو کہ نیچے کی زمین میں اس قدر پیوست رہتا ہی کہ اس کا جدا کرنا بہت ہی مشکل کام ہوتا ہی۔ یہہ صرف سہارے کا کام دیتا ہی مرجان کے بڑھنے سے اسے کچھ تعلق نہیں کیونکہ سمندر کی تہہ میں الگ شدہ ٹکڑے بڑھتے ہوئے پائے گئے ہیں مذکورہ بالا جڑ سے صرف ایک تنا بڑھتا ہی اس کا قطر شاذ و نادر ہی ایک انچ سے زیادہ ہوتا ہی اور اس میں سے بہت سی شاخیں مختلف جانبوں کو نکلتی ہیں۔ جو کہ کوٹھریوں سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ یہہ کوٹھریاں جانوروں کے گھر ہیں۔ جب ان جانوروں کے بازو انگڑی اور تاریں بڑھتی ہیں اس وقت وہ پھول سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔ اس وجہہ سے اور نیز خود شاخ مرجان کی بناوٹ کے لحاظ سے پہلے مونگا نباتات میں شمار ہوتا تھا اس زمانہ کے عالم اسے حیوانات اور نباتات کی پیدائش میلان قرار دیتے ہیں۔ مونگے کے کیڑے کی بہت سی قسمیں ہیں جو کہ مختلف طرح کے مونگے بناتے ہیں۔ مگر سب قسم کا مونگا ایک ہی مادہ سے بنتا ہی اور بہت مدت گذرنے پر سخت چٹان سا ہو جاتا ہی۔ جو کیڑا معمولی سرخ رنگ کا مونگا جسکی، تجارت بہت ہوتی ہی بناتا ہی اسکو علم حیوانات کے جاننے والے کوریلیم روبرم کہتے ہیں۔ اور گارگونائیڈ یا بحری جھاڑیوں کی قسم سے بتلاتے ہیں جو اسونیریا کی ایک جماعت سمجھی جاتی ہی۔ اس لیئے یہہ سرخ مونگا بلحاظ تقسیم دوسرے معمولی مونگوں سے مختلف ہی جنکے سخت حصے ملجانے سے چٹانیں بنجاتی ہیں جنکو مرجان یا مونگے کے جزیرے کہتے ہیں چونکہ کوریلیم مونگے اور ان سخت چٹان کے حصوں کی نسبت ایک عام غلط خیالی پھیلی ہوئی ہی اسلیئے ضروری معلوم ہوتا ہی کہ واقعی انمیں جسقدر فرق ہی۔ اسکو بیان کیا جائے معمولی مونگوں میں سنکھ کی قسم کا سخت مادہ کیڑے کے جسم کے اندر پیدا ہوتا ہی حالانکہ سرخ مونگا جسم کے بیرونی سطح سے لعاب مترشح ہو کر بنتا ہی اب صرف سرخ مونگے کا بیان کرتے ہیں چونکہ یہہ ایک بحری چھوٹے جانور کے لعاب سے بنتا ہی اسلیئے یہہ قریباً قریباً نشو و نما پاتا ہوا

سوتری

س ۱- سوتری وید کا کون سا دیوتا ہی؟

ج- بعض ویدک علما اس کو سورج کے ساتھ ایک خیال کرتے اور بعض سورج سے جدا- پہلا خیال زیادہ تر قوی معلوم ہوتا ہی- سائنا چارج سورج کے طلوع ہونے کے پیشتر سورج کو سوتری اور طلوع ہونے کے بعد سورج کو سورج کہتے ہیں؛

س ۲- سوتری کا نام برہمنوں کی کونسی مشہور منترا میں آتا ہی-

ج- برہمن لوگ جو گائتری جپتے ہیں اس میں یہہ نام پایا جاتا ہی مثلاً

TAt Savitur Varenyam bharge devasya dhi mohi dhiyo yo nah prachodayat.
Rig Ved. 3:62:10.

یعنے ہم اس سوتری دیوتا کے قابل تعظیم تیج کا دھیان کریں جو ہمکو عقل عطا کرتا ہی؛

س ۳- برہمن لوگ اس گائتری منتر کو کیسا سمجھتے ہیں؟

ج- وہ اس کی ایسی تعظیم کرتے کہ شودر کو کو نہیں بتاتے تاکہ یہہ منتر ناپاک نہ ہو جاوے- وہ گائتری میں بڑی طاقت تصور کرتے اور خیال کرتے ہیں کہ اس سے ہر طرح کی بلا ہٹ جاتی ہی- وہ گائتری کو ویدوں کی ماں کہتے ہیں؛

وشنو

س ۱- وشنو وید کا کون سا دیوتا ہی؟

ج- یہہ بھی وید کا ایک سورج دیوتا ہی رفتہ رفتہ طلوع ہوتا- بلند ہوتا- غروب ہوتا- ان تین حالات سے ویدک رشیوں نے وشنو کے تین قدم سے آسمان کا سیر کرنا تصور کیا- اور پران والوں نے وشنو کی تین ٹانگیں بھی لگائی ہیں- وید میں وشنو بہت مشہور معبودوں میں تصور نہیں کیا گیا-

س ۲- پرانوں میں وشنو کو کیسا رتبہ دیا گیا؟

ج- پرانوں میں وشنو کو سب سے اعلیٰ رتبہ دیا گیا- سارے دیوتے وشنو سے چھوٹے گنے گئے- وشنو موجودہ ہندوؤں کی ترمورتی کا دوسرا دیوتا ہی؛

س ۳- ترمورتی کسکو کہتے ہیں؟

ج- ہندو لوگ برہما- وشنو- اور شو ان تینوں کو ترمورتی کہتے ہیں- برہما کا کام پیدا کرنا- وشنو کا کام پرورش کرنا اور شو کا کام ناش یعنے نیست کرنا ہی- ایک طرح سے ترمورتی کے تینوں دیوتے برابر ہیں- لیکن اکثر ہندو خصوصاً وشنو لوگ وشنو کو افضل کہتے ہیں کیونکہ خلقت کا خالق برہما خود ان کے خیال کے مطابق وشنو کی ناف سے اور پھر شو برہما کے آنسو سے پیدا ہوئے

س ۴- ان کے خیال کے مطابق وشنو کہاں رہتا ہی؟

ج- بیکنٹھ میں-

س ۵- وشنو کی جورو کون ہی؟

ج- لکشمی کہتے ہیں کہ جب سمندر متھا گیا تب لکشمی سمندر سے نکلی اور وشنو کے حصہ میں آگئی؛

س ۶- وشنو کی سواری کیا ہی؟

ج- گرڑ نام ایک چڑیا ہی؛

س ۷- وشنو کا بستر ا کیا ہی؟

ج- باشگی ناگ یعنے سانپ پر لیٹا ہوا ہی؛

س ۸- گنگا کہاں سے نکلی؟

ج- وشنو کے پاؤں سے؛

س ۹- وشنو کے ہاتھوں میں کیا ہی؟

ج- سنکھ- چکر- گدا- پدم- یہہ چار چیزیں وشنو کے چاروں ہاتھوں میں ہیں؛

س ۱۰- وشنو کے کتنے نام ہیں؟

ج- کم از کم ایک ہزار؛

س ۱۱- ہندو لوگ وشنو کے کتنے اوتار مانتے ہیں؟

ج- دس اوتار یعنے ست یگ میں متسیا (مچھلی) ۲ کورما (کچھو) ۳ براہا (سور) ۴ نرسنگھا (نیم انسان نیم شیر)-

تریتہ یگ میں باون (باونہ) ۲ پرشورام (کلہاڑی والا رام) ۳ رام چندر-

دواپر یگ میں کرشن اور بدھ-

کلیگ میں کلکی- کہتے ہیں کہ یہہ آخری اوتار اب تک باقی ہی؛

س ۱۲- وہ وشنو کے اوتار لینے کا مقصد کیا بتاتے ہیں؟

ج- پاپیوں کو ناش کرنا اور دھرم کو قایم کرنا؛

اریامہ

س ۱- اریامہ کون ہی؟

ج- اریامہ بھی ایک سورج دیوتا ہی- سائنا چارج کی تفسیر کے مطابق صبح کے سورج کو اریامہ کہا جا سکتا ہی

واقعات اور آراء

خوشی کی خبر ہے کہ پچھلے دنوں میں انجمن پرہیزگاری کے ہمدردوں نے انگلستان کی پارلیمنٹ میں دو کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

(۱) بچوں کے ہاتھ شراب کا بیچنا بالکل منع کیا گیا ہے۔

(۲) منموتھ کی کاونٹی میں اتوار کے روز کل شرابخانے بند کئے جاویں۔

بلاشک یہہ دونوں باتیں انجمن پرہیزگاری کے لئے بڑی کامیابی کی ہیں اس سے اس انجمن کے ہمدردوں کو جرأت ہوگی کہ اس بارے میں اور کوشش کی جاوے۔ کاشکہ خداوہ دن جلد لاوے کہ جب ہر قسم کے نشے کی چیزوں کی عام فروخت ہندوستان میں سوا طبی ضرورت کے بالکل بند کی جاوے ✠

یتیم اور بیوہ خانے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس قحط میں بہت سے بچے یتیم اور بہت سی عورتیں بیوہ ہوگئی ہیں۔ شاید نور افشاں کے ناظرین میں سے کئی ہونگے جن کو ایسے بچے یا بیوائیں معلوم ہونگی۔ ہم ان کی آگاہی کے لئے ذیل میں ان یتیم اور بیوہ خانوں کا نام درج کرتے ہیں جن کے مہتمموں کے پاس لکھکر وہ ان بچوں اور بیواؤں کے بھیجنے کا بندوبست کر سکتے ہیں۔

یونائیٹڈ پریسبی ٹیرین چرچ بیاور۔ اس میں لڑکے لڑکیاں اور بیوائیں لی جاسکتی ہیں۔ درخواست پادری۔ جے۔ انڈرسن براؤن۔ بیاور اجمیر کی خدمت میں بھیجنی چاہیئے۔ لڑکیوں اور بیواؤں کے لئے درخواست کرو۔ مس گاو اجمیر نصیرآباد کے پاس لڑکوں کے لئے پادری۔ اے۔ آر۔ لوا شیر نصیرآباد کے پاس۔

امریکین پریسبی ٹرین مشن اٹاوہ۔ اس میں صرف لڑکے لئے جاتے ہیں۔ درخواست کرو بخدمت پادری۔ اے۔ جے۔ مگاو۔ اٹاوہ۔

میتھوڈسٹ اپسکوپل چرچ۔ اجمیر۔ لڑکوں۔ لڑکیوں اور بیواؤں کے لئے درخواست کرو۔ بخدمت مس مارکس اجمیر۔ علیگڈھ لڑکے۔ لڑکیوں اور بیواؤں کے لئے درخواست کرو بخدمت مسز لاسن علیگڈھ۔ بریلی لڑکیوں کے لئے۔ درخواست کرو مس جانسٹن ولسن بریلی۔ جو صاحب علیگڈھ اور بریلی میں بچوں کو بھیجنا چاہتے ہیں پادری۔ جے۔ بی۔ تھامس میتھوڈسٹ اپسکوپل مشن آگرہ سے خط وکتابت کریں ✠

چرچ مشنری سوسائٹی سکندرہ آگرہ۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے درخواست کرو بخدمت پادری۔ ای۔ ڈی۔ پگ سکندرہ آگرہ۔

بپٹسٹ مشنری سوسائٹی دہلی۔ لڑکیوں کے لئے درخواست کرو بخدمت مس تھوبرن بپٹسٹ مشن دہلی۔ آگرہ۔ لڑکوں کے لئے بخدمت پادری اے۔ لا۔ بپٹسٹ مشن آگرہ۔

اس کے متعلق یہہ بھی خبر دی جاتی ہے کہ بمبئی بروده۔ راجپوتانہ۔ مالوہ۔ اور سنٹرل انڈیا ریلوں کے ایجنٹوں نے اجازت دیدی ہے کہ قحط زدہ بچے یتیم نصف کرایہ پر یتیم خانوں میں لائے جاسکتے ہیں ✠

قحط کی سختی کا اندازہ۔ بھوانی میں ایک عورت اپنے بچے کو گود میں لئے بازار میں فروخت کرنے گئی۔ ایک قصائی نے بچہ کو خریدنا منظور کیا اور ایک روپیہ دیکر بچہ کو لے لیا۔ عورت مذکور روپیہ لیکر رونے لگی۔ اس وجہہ سے نہیں کہ بچہ ہمیشہ کے لئے اس سے جدا ہوا بلکہ اس کو خیال گذرا کہ جو بچہ گھر میں سسکتا ہوا چھوڑ آئی ہوں وہ مرچکا ہوگا اگر اس کو بھی لے آتی تو اس کی جان بچ جاتی اور دویم اس کو ایک روپیہ اور مل جاتا۔ قحط کی سختی سے والدین اپنے بچوں کو اس طرح جدا کر رہے ہیں۔ خداوند کریم اپنا فضل کرے۔ از رفیق ہند

ایک دیسی کی نمایاں کامیابی۔ اخبار بوسٹن پوسٹ سے ایک نوجوان مدراسی مسٹر ایس سوامی نندھان کی اعلیٰ درجہ کی کامیابی اور ذہانت کی تصدیق ہوئی ہے۔ جب یہہ ڈاکٹر آف فلسفہ کی ڈگری کے امتحان کے واسطے ہارورڈ یونیورسٹی کے سامنے پیش ہوئے تو دو روز متواتر بڑے بڑے علما و فضلا اور تماشائیوں کے ایک بڑے مجمع کے روبرو ان پر سوال ہوتے رہے۔ جن کا جواب وہ ایسی عمدگی کے ساتھ دیتے رہے کہ تمام حاضرین نے ہم صفیر ہوکر کہا کہ "یہہ شخص یونیورسٹی کے بدرجہ غایت چیدہ اور برگزیدہ سند یافتوں میں سے ہے"۔ ہم اس نوجوان مدراسی بھائی کو صدقدل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ ایضاً

مسٹر موڈی کی وفات سے لوگوں کو یہہ فکر تھا کہ جو کام انہوں نے جاری کیا ہے اس کو کس طرح سے جاری رکھا جاوے۔ اب تجویز ہو رہی ہے کہ ایک لاکھ روپیہ جمع کیا جاوے اور اس کے سود سے نارتھ فیلڈ اور شکاگو کے مدرسوں کی مدد کی جاوے ✠

دستور العمل اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پرچہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا۔ جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے اور نیز امسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی۔ اڈیٹر

بمبئی میں ایک گلکڑ نے چاہا تھا کہ ناگا کے کیمپ میں افیون و شراب کی دکانیں کھولی جائیں۔ سرکار نے نہ مانا ؎

حیدر آباد دکن۔ حیدر آباد دکن کی خبر کہ نواب عماد نواز جنگ صاحب کمشنر محاصل کو ممالک افغانستان و ایران کی سیاحت کا شوق پیدا ہوا ہے۔ ان نواحوں میں بغیر پروانہ راہداری کے جانا آسان نہیں ہے چنانچہ نواب مدار المہام نے رزیڈنٹ صاحب کو لکھا کہ ضروری پروانجات کے حاصل کرنے میں مدد دیں۔ مسٹر ای۔ ایچ بلیکسلے صاحب اول اسسٹنٹ رزیڈنٹ حیدر آباد نے چھ ماہ رخصت کی درخواست کی ہے۔ نظام ریلوے کی تنگ پٹری کو بڑھا کر کرنول تک لے جانا چاہتے ہیں۔ یہہ توسیع سکندر آباد سے جنوب کی جانب براہ راست ہوگی۔ یہہ کستاندی کے کنارہ پر ایسے مقام تک ہوگی کہ جنوبی مرہٹہ ریلوے سے ملکر کرنول کو پیوستہ کردیگی۔ اگر یہہ توسیع وقوع میں آئے تو تنگ پٹری کی سڑک ریلوے کا سلسلہ شمالی اور جنوبی ہند کے ساتھ بالکل ایک ہوجاویگا اور تجارت کے حق میں عظیم سہولت کا موجب ہوگا۔ قلمرو نظام میں دونوں پٹری کی ریلوے جاری ہے۔ بڑی پٹری کی ریلوے کا نام نظام سٹیٹ ریلوے ہے یہہ بذریعہ کمپنی کے چلتی ہے لیکن نفع کی ذمہ وار ایک خاص درجہ تک ریاست حیدر آباد ہے۔ یہہ ریلوے ۴۳۳ میل لمبی ہے اور اوسط آمدنی فی میل ہفتہ وار قریب ساڑھے تین سو روپیہ ہے۔ تنگ پٹری کی ریلوے جس کو بڑھا کر کرنول تک لے جانا چاہتے ہیں حیدرآباد گوداوری وادی ریلوے کہلاتی ہے یہہ ۱۵۵ میل لمبی ہے تازہ ہی جاری ہوئی ہے۔ ہفتہ مختتمہ ۲۱ اپریل ۱۹۰۰ء میں اس کی کل آمدنی ۱۱۷۰۰ روپیہ تھی۔ اسی شاخ کو کستاندی تک لے جانے کے لئے تاکید کیجاتی ہے اور اس کے بعد شمال سے لیکر جنوب ہند تک سفر کرنے کے لئے تنگ اور فراخ دونوں پٹری کا سلسلہ مکمل سمجھا جاویگا ؎

ممالک شمال مغرب و اودھ میں ہندی اور اُردو دونوں حروف کو عدالت میں مساوی جگہہ دی گئی ہے اور عدالتوں کے عملوں کو تاکید کی گئی ہے کہ اردو کی طرح ہندی نوشت و خواند کی بھی عادت پیدا کریں اور آیندہ انہیں لوگوں کو ملازم رکھیں گے جو ہندی اُردو دونوں جانتے ہوں۔ ہندی کا سیکھنا آسان ترین ہے۔ حروف شناسی آنے کی دیر ہے کہ ہر ایک عبارت صحت و صفائی سے لکھی جاسکتی ہے لیکن رومن اردو کو بھی مساوی جگہہ دینی چاہئے ؎

طبقات الارض کی رپورٹ سے پایا گیا ہے کہ بیکانیر کے علاقہ پالانہ میں کوئلہ کی کان کا پتہ لگا تھا مزید تحقیقات سے پہلے کی نسبت بہت وسیع خزانہ پایا گیا ہے۔ اس کوئلہ میں لکڑی کے اجزا کثرت سے موجود ہیں اس لیے جلانے کی لکڑی کا کام دے سکتا ہے۔ اس کان سے جلد فائدہ اُٹھانے کی تاکید کی گئی ہے۔ کوئلہ کی کان کو سونے کا خزانہ سمجھنا چاہئے ؎

حضور لارڈ کرزن صاحب شملہ میں وائسریگل لاج میں ایک گارڈن پارٹی ۱۷ مئی کو دینے والے ہیں۔ یہہ ملاقاتی جلسہ موسم کے آغاز کا ہے۔ ۲۴ مئی کی تقریب پر شاہی جلسہ دعوت اور دربار لیوی منعقد ہوگا اور سالگرہ کا جلسہ بال ۲۸ مئی کی رات کو ہوگا ؎

؎

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ؎